هو المستعان

العُلیٰ بِکَمالِہٖ

ترانۂ حبیب

المعروف بہ

تذکرۂ حبیب ۱۳۴۰ھ

از

صوفی سالک مسالک ہُدیٰ محب الفقراء

پیر شیر محمد صاحب صدیقی متخلص بہ عاجز

ادام اللہ فیوضہ

گھانگہ خورد ضلع فیروزپور پنجاب

ترانۂ حبیب مصنف سے مل سکتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

ہماری جان فدا ہو رسول اللہ کے نام پر۔ فی زماننا لوگوں کے دلوں سے عقائد مذہبی مٹتے جاتے ہیں۔ سیّدوں کی شان میں گستاخی کی جاتی ہے۔ صوفیوں کا نام بے حرمتی سے لیا جاتا ہے رسول اللہ کے مراتب اور مناقب سے لوگ چشم پوشی کرتے ہیں۔ دین کو ترک کر دیا ہے۔ امیروں کی خوشامد کرتے ہیں۔ فقیروں کی مذمت کرتے ہیں۔ اِسی وبال میں تمام مسلمان مبتلا ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک خدا اپنے غضب سے محفوظ رکھے۔ تمام آثار قیامت کے نظر آتے ہیں۔ ایمان کا قایم رہنا دشوار ہے۔ سرنامِ فرقۂ صوفیہ **حضرت شاہ شیر محمد صاحب** عاجز نے جو سندی مشایخ ہیں، حالتِ جذب میں سرورِ کائنات کے مناقب نظم کیئے۔ غیب کی تائید سے بہت سے مضامین ملے۔ جذب کی کیفیت طاری تھی، جو کچھ مکاشفہ ہوتا گیا نظم کرتے رہے

لوگوں نے اُس کی نقلیں کریں۔ اور بطور وظیفہ کے پڑھنا شروع کیا۔ بے روزگار برسرِ روزگار ہو گئے۔ مال و مویشی میں برکت ہوئی۔ مفلس مالدار ہو گئے۔ غمگین شاد ہو گئے۔ دور دور سے اِس کی طلب ہونے لگی۔ لوگوں نے بیماروں پر پڑھ کر دم کیا خداوند کریم نے شفا دی۔

ترکیب اس کے پڑھنے کی یہ ہے، کہ بعد نمازِ مغرب رسول اللہ کا فاتحہ شیرینی پر دے کر نوچندی جمعرات سے شروع کرے، اور روزانہ پڑھ کر خدا سے سجدے میں دُعا مانگا کرے۔ عشا تک سجدے میں رہے۔ خدا ہر مہم کو آسان کریگا۔ تنگدستی، فقر و فاقہ سے نجات ملے گی۔ دشمن کو شکست ہو گی۔ اور اگر بیماری بخار وغیرہ کی ہو، تو پانی دم کرکے روزانہ مریض کو پلائے۔ کوئی مہلک عارضہ ہو تو دوا پر دم کرکے مریض کو دے۔ اور یہ آوازِ بلند پڑھے۔ کہ مریض سُنے۔ اور وقت دردِ زہ کے حاملہ کو سنائے۔ تاکہ مشکل جلد آسان ہو۔ اِسکا ورد ہر مقصد کے لئے مفید ہے۔

یہ تذکرہ ایک ایسے بزرگ کے نام سے معنون کیا گیا ہے، جو فی زمانناشیخ کامل اور رحمۃ اللہ کیا ہیں۔

خواجہ عبد الرؤف عشرت لکھنوی

(ادام اللہ فیوضہٗ)

اِنتساب

میں اِس کتاب

یعنی

"ترانۂ حبیب"

کو

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت قبلۂ عالم فخر الصوفیا عمدۃ الازکیا

مولٰینا شیخ کامل پیر محمد عبد الرحمٰن صاحب چھوہروی ہری پوری

مدظلہ العالی

کے

نام نامی پر معنون کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

ناچیز فقیر شیر محمد عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترانۂ حبیب

اے حق کے پیارے احمدؐ
اے راج دولارے احمدؐ
ہر آنکھ کے تارے احمدؐ
سردار ہمارے احمدؐ
یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

اے کالی کملیا والے!
تِرے ناز کرشمے نِرالے۔
کرتا ہُوں فراق میں نالے۔
ہیں جان کے اب تو لالے۔
یا شاہِ عرب مَیں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری
خالق نے بُلایا تمکو۔
پاس اپنے بٹھایا تمکو۔
معراج دکھایا تمکو۔
نوشاہ بنایا تمکو۔
یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

اِک چشم زدن میں آئے
انعام ہیں کیا کیا لائے
احکامِ خُدا فرمائے
سرِ بَت نے پھر نہورائے
یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہَے تمہاری
کیا لِکھّوں ثنائے احمدؐ
دل تو ہَے فدائے احمدؐ
ہَے کون سوائے احمدؐ
سر میں ہَے ولائے احمدؐ
یا شاہِ عرب ہیَں واری
کیا شان عجب ہَے تمہاری

عارض ہے وہ بھولا بھالا
لاکھوں کو فدا کر ڈالا
نبیوں میں وہی ہے نرالا
قربان ہے بوڑھا، بالا
یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

کیا ہے گلزارِ مدینہ
مسکن سرکارِ مدینہ
دیکھوں جو بہارِ مدینہ
عالی دربارِ مدینہ
یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

والشمس ہے شان تمہاری
مشتاق ہے دُنیا ساری
گردُوں پہ گئی جو سواری
کیا خوش ہیں جناب باری
یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری
اُمّت کا ہے دلبر کیسا
سردار ہے سرور کیسا
غمخوار ہے رہبر کیسا
والی ہے پیمبر کیسا
یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

ہرنی کو جو قیدی پایا۔
خود اپنا گلا بندھوایا۔
صیدی سے اُسے چھُڑوایا۔
کیا لُطفِ اسیری آیا۔

یا شاہِ عرب مَیں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

گیسو کی بہار دکھا دو
مجھے اپنا شیدا بنا دو
مِرے دردِ جگر کی دوا دو
دُنیا کی حرص مٹا دو

یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

دو جگ میں نُور تمہارا
ہر شئے میں ظہُور تمہارا
خواہاں ہے غفوُر تمہارا
ہے دل میں سرُور تمہارا
یا شاہ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری
ہے نوُر کی خلقت اوّل
ہے شان نبی کی اکمل
مخلُوق میں ہے وہ افضل
مشتاق ہیں سارے مُرسل
یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

اے شاہِ دو عالم سرور
ہے شان تمہاری برتر
ہے ذات خُدا کی مظہر
ہے افضل و اکمل اطہر
یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری
دو ٹکڑے کیا قمر ہے
اعجاز غضب سرور ہے
یہ معجزہ ادنیٰ مگر ہے
وہ ذات بڑی برتر ہے
یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

اب خواب میں مکھڑا دکھا دو
اور درشن اپنا کرا دو
میرے عصیاں کے غم کو بھلا دو
میرے سوتے بخت جگا دو

یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

تو منبعِ فیض و عطا ہے
محبوب خدا کا ہوا ہے
ہر معجزہ تیرا بڑا ہے
مشتاق خدا بھی تِرا ہے

یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

تیرے نور سے دُنیا بنی ہے
تُو ہی مکّی اور مدنی ہے
سر چادرِ نورُ تنی ہے
جو تیرا گدا ہے، غنی ہے
یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری
ہے رنج نے مجھکو ستایا
اور ناک میں ہے دم آیا
اختر[۱] ہے بہت گھبرایا
ہے ابر الم کا چھایا۔
یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

[۱] تخلص دوم مصنف۔

اب کیجئے چشمِ رحمت
سب دُور ہو میری وحشت
دل میں نہ رہے کوئی حسرت
لاچار ہوں مَیں اے حضرت

یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

دربار تیرا ہے عالی -
جاتا نہیں سائِل خالی -
میں در پہ ہُوا ہُوں سوالی -
ہو دُور مِری بد حالی -

یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

جو در پہ ترے ہے آیا
سب دل کا مقصد پایا
سب کا ہے کام بنایا
جو مانگا وہی ہے دلایا

یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

شاہوں کا تو شاہ ہے حضرت
سب پر ہے عیاں تری قدرت
کیا خوب ہے تیری سیرت
اخلاق کی تیری شہرت

یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

تُو جُود و سخا کا خازن
اور اُمّتِ عاصی کا ضامن
جو چاہے کرے، ہے ممکن
تیرا جلوہ ظاہر باطن
یا شاہِ عرب ہیں داری
کیا شان عجب ہے تمہاری
اُمّت کو فخر ہے تیرا
پھیلا تھا جہاں میں اندھیرا
اسلام نے ڈالا ڈیرا
اور کُفر کو ہر جا گھیرا
یا شاہِ عرب ہیں داری
کیا شان عجب ہے تمہاری

تُو حق سے ہُوا ہے ملاقی
کوثر کا تُو ئی ہے ساقی
تیری شان میں کیا ہے باقی
کر دُور بلا آفاقی

یا شاہ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

ہے بار گُنہ کا بھاری
ہے جان الم سے عاری
جب حشر میں نکلے سواری
کچھ لینا خبر ہماری

یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

میری بگڑی شاہا بنا دو
سب رنج کو دل سے بھلا دو
یہ بوجھ الم کا اُٹھا دو
رحمت کا پیام سُنا دو
یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری
جو مدح کرو وہ بجا ہے
محبوب خُدا یکتا ہے
بیمار کو دیتا دوا ہے
جو مانگا اُس سے مِلا ہے
یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

ہے کون تمہارا ثانی
اے گنجِ رازِ نہانی
محبوبِ خُدا دِل جانی
شاھد ہے آیۂ قُرآنی
یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری
پُھولوں میں تیری نکہت
غنچوں میں تیری رنگت
گمراہوں کو کی ھدایت
تُو ہے وہ ابرِ کرامت
یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

ہے ختمِ رسالت سرور
تھا سائیہ رحمت سر پر
اسرارِ خدا کا ہے مظہر
قربان ہے اُس پر اختر
یا شاہ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری
احکام خدا کے سُنائے
احسان خدا کے جتائے
ہیں معجزے کیا کیا دکھائے
انعام ہیں کیا کیا پائے
یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

کیا وصف لکھوں شہِ والا
دل شکل کا ہے متوالا
دُنیا میں ہے کیا اُجالا
ہے شافعِ حشر نرالا
یا شاہِ عرب مَیں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری
ہے پُشت پہ مُہرِ نبوّت
اور ختم ہے اُس پہ رسالت
نبیوں میں وہ ہے ذی عزّت
دو جگ کے لئے ہے رحمت
یا شاہ عرب مَیں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

کیا صُورت پاک بھلی ہے
وحدت کے چمن کی کلی ہے
جنّت تیری ہی گلی ہے
واقفِ اسرارِ جلی ہے
یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری
جوّاد، رحیم، مُکرّم
ہے وُہی، شفیعِ اعظم
قبضے میں ہیں دونوں عالم
ہو دُور ہمارا اب غم
یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

قرآن سے شان عیاں ہے
وہ مالکِ ہر دو جہاں ہے
کیا قدرت اُس میں نہاں ہے
کیا خوب وہ خندہ بیاں ہے
یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری
اِک شب کو جو نیند میں آئے
جبریل پیام یہہ لائے
اُمت نے کیا طور بنائے
اعمال سب اُن کے سُنائے
یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

اُمّت کی سُنی بد حالی
تشویش نے دی پامالی
جنگل کو سدھارے والی
رُلواتی ہے بد اعمالی

یا شاہ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

اِک غار میں پہنچے بارے
اور رو کے یہ نعرے مارے
اے خالق پاک ہمارے
اُمّت کے گُنہ ہیں بھارے

یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

سجدے میں زاری کرتے
اشک آنکھ سے جاری کرتے
دل رنج سے بھاری کرتے
اور سبحہ شماری کرتے

یا شاہِ عرب مَیں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

مسجد میں نہ وہ دن آئے
اصحاب سبھی گھبرائے
شہِ والا کہاں ہیں ہائے
کون آ کے نماز پڑھائے

یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

بیتاب ہوئے شیدائی
پھر ڈھونڈنے کی ٹھہرائی
آخر نہ خبر جب پائی
تو غم سے ہوئے سودائی

یا شاہ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

ہر سمت کو دیکھا جا کر
پایا نہ نشانِ سرور
جنگل میں پھرے سب مضطر
اِس کام کی رَٹ تھی لب پر

یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

پایا نہ پتہ جب اُن کا
تو رونے لگے سب شیدا
چرواہا وہاں اک آیا
تو اُس سے یہ سب نے پُوچھا
یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری
اِک شاہ ہمارا کھویا
کیا تم نے ہے اُسکو دیکھا
دو جگ میں ہے جسکا اُجالا
محبُوبِ خُدا وہ پیارا
یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

جب رواہا یہ بولا سُن کر
ہے مجھکو تعجّب اِس پر
روتے ہیں بہایم اکثر
اِک غار پہ جا کر یکسر
یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری
ممکن ہے وہاں ہوں سرور
روتے ہیں بہایم واں پر
جب واں پہ گئے سب مل کر
سجدے میں تھے بندہ پرور
یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

سجدے میں پڑے تھے روتے
اور جان الم سے کھوتے
غمخوار ہیں ایسے ہوتے
اُمّت کے گنہ تھے دھوتے

یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

پھر کہنے لگے یُوں رو کر
مشکل ہے پڑی اُمّت پر
بخشے گا نہ جب تک داور
سجدے میں رہیگا یہ سر

یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

رحمان سے یہ بولے حضرت
ہے وقف ہماری طاقت
جاری رہے اشکِ رقّت
محبوب تھی ایسی اُمّت
یا شاہ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری
حضرت نے کہا بس زنہار
امداد نہیں ہے درکار
بخشے گا اُنہیں خود غفّار
یہ کام نہیں ہے دُشوار
یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

مجبور ہوئے شیدائی
چہروں پہ اوداسی چھائی
خاتونِ جناں گھبرائی
خدمت میں نبی کی آئی

یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

زہرا نے کہا :- بابا جی!
سجدے میں مروں گی مَیں بھی
بخشیں گے جناب باری
اُمت کو مِرے بابا کی

یا شاہ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

سجدے میں گئی جو زہرا
یہ حکمِ خُدا پھر آیا
سجدے سے اُٹھے اب زہرا
اُمّت کو ہے مَیں نے بخشا
یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری
سجدے میں نبی کی دُختر
حسنین کی ہے جو مادر
جو مانگے وہ پائے یکسر
ہو شرم نہ مجھکو کیونکر
یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

عالم میں عیاں ہے نورُ
سرکار یہ ہے بھرپُور
ہے رحمتِ عالم مشہُور
ہے شافعِ روزِ نشوُر
یا شاہ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری
اِک غار میں تھے شہ والا
مکڑی نے لگایا جالا
دشمن نے نہ دیکھا بھالا
باطل کا ہُوا مُنہ کالا
یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

قرآن ہُوا جب نازل
مِٹ مِٹ گئی راہ باطل
حیران ہُوئے سب عاقل
مجبور ہُوئے سب فاضل

یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

ایسی نہیں شان کِسی کی
جیسی ہے پاک نبی کی
ہے نسبت خوش لقبی کی
مکّی مدنی عربی کی

یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

عاجز پہ نظر ہو مولا
اب لُطف اِدھر ہو مولا
یہ نجم قمر ہو مولا
قطرہ یہ گہُر ہو مولا

یا شاہِ عرب میں واری
کیا شان عجب ہے تمہاری

قطعاتِ تاریخ

تاریخ طبع از میر کرامت اللہ صاحب میرؔ امرتسری

عاشقِ نام رسولؐ شیرزبانِ سخن
تازہ کلامے نوشت خوب لطیف و عجیب
از پئے تاریخ سال میر بگفت ہاتفی
گوہرِ یکتا نویس بعد ترانۂ حبیب
۱۳ ھ ۴۰

ازمفتی ضیاء الدین صاحب ضیاؔ مفتی عدالت پونچھ کشمیر

بہر مریضِ عشق حبیبِ خدائے پاک
آمد ترانہ ہمچو مسیحا عجب طبیب
کز بہر سال بلبلِ طبعم چہ خوش نوا
بے باک زد و گفت ضیاؔ تذکرہ حبیب
۱۳۵۱ ھ

خواجہ محمد عبد العزیز صاحب خواجہ سوداگر پشمینہ امرتسر

چوں ز باغِ ولادتِ سرور — عاجزِ نامدار گل چیدہ
خواجہ در فکرِ سالِ شب در خواب — باغِ میلادِ مصطفیٰ، دیدہ

۱۳۰۴ھ

دیگر

شیر دینِ محمد و عاجز — چہ ترانہ حبیب کرد رقم
بند در کوزہ کردہ است، مگر — اللہ اللہ بطرزِ خود قلزم
چشمِ اعمیٰ ز نورِ مضمونش — میشود پُر ضیا ز نورِ اتم

سال طبعش بگوئی اے خواجہ
ذکرِ میلادِ سیّدِ اکرم

۱۳۰۴ھ

کرشمۂ عشق

اسمِ تاریخی

تنویر الخیال

مصنّف "ترانۂ حبیب" کا عشقیہ دیوان

تیر و نشتر، اعجاز، تسخیر، جادو

قابل دید نہ شنید

جسکے ساتھ

ایک برجستہ مضمون

لکھنو کے مائیہ ناز سند الوقت درۃ التاج بلاغت و گوشوارۂ فصاحت

خواجہ عبدالرؤف صاحب عشرت

ادام اللہ فیوضہ

کا لکھا ہُوا ہے

زیر طبع ہے۔ شائقین مصنّف سے طلب کر سکتے ہیں

اشتہار

ریاضِ دلفریب

معروف بہ

گلدستۂ اطہر

جو نہایت عمدہ اور خوشخط گلیز کاغذ پر بڑے اہتمام سے چھپ کر تیار ہُوا ہے۔ یہ ہر دلعزیز نسخہ قابل دید ہے۔ اس میں وہ غزلیں درج ہیں۔ جنکا ایک ایک شعر عاشقوں کے دلوں کو بے چین کرتا ہے۔ اور ایسی ایسی نایاب قوالیاں، غزلیں، جنکو محفل قوالی میں قوال سُنا سُنا کر صوفیانِ باخدا کو وجد میں لا کر تڑپا دیتے ہیں۔ آپ اِسکو ضرور ملاحظہ فرمائیے۔ قیمت صرف ۴؍

المشتاھر

حافظ محمد صدّیق نمبر ۹۴ کولن سٹریٹ کلکتہ

جملہ حقوق

بحقِ مصنّف

زیر ایکٹ آف کاپی رائٹ

مجریہ فروری ۱۹۱۷ء

روز بازار الیکٹرک پریس کٹڑہ بازار امرتسر میں شیخ عبدالعزیز مینیجر و پرنٹر کے اہتمام سے چھپی